سید العلماء سید علی نقی نقوی نجفی معروف نقن صاحب

پیدائش	26رجب 1323ھ مطابق 1905ء لکھنؤ
وفات	یکم شوال روز عید الفطر ۱۴۰۸ھ/۱۸مئی ۱۹۸۸ء لکھنؤ.
وجۂ وفات	علالت
مدفن	لکھنؤ
رہائش	لکھنؤ
قومیت	بھارتی
تعلیم	اجتہاد
مادر علمی	لکھنؤ، نجف
پیشہ	معلم
وجہِ شہرت	علمی شخصیت
مذہب	اسلام (شیعہ اثنا عشری)
زندگی نامہ	سید العلماء سید علی نقی نقوی نجفی معروف نقن صاحب برصغیر پاک وہند کے ایک معروف عالم دین تھے جنھوں نے 26 رجب المرجب 1323 کو ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولی. ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور بڑے بھائی کے پاس حاصل کی اور پھر مزید علم حاصل کرنے کیلئے نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں اپنی زندگی کا ایک نمایاں باب رقم کیا اور پانچ سال کی مدت میں اس دور کے بزرگ علماء سے کسب فیض کے بعد بھارت واپس آ گئے. جہاں علوم اہل بیت اطہار (ع) کی تبلیغ وترویج میں مشغول رہے. اس عرصے میں بہت سی کتابیں تصانیف کیں. آپ نے اپنی زندگی میں مختلف عناوین پر جو کتابیں یا رسالے تحریر کئے انکی تعداد 141 عدد کے قریب ہے. آخرکار یکم شوال 1408ھ ق میں وفات پائی.
پیدائش	26رجب 1323ھ مطابق 1905ء لکھنؤ، بھارت کو ممتاز العلماء ابو الحسن منن صاحب کے ہاں پیدا ہوئے کہ جو شمس العلماء سید ابراہیم بن جنت مآب سید تقی بن سید العلماء سید حسین علیین مکان ابن غفران مآب دلدار علی کے فرزند تھے.
تعلیم وتربیت	ابھی آپ کی عمر ۳. ۴سال کے درمیان تھی کہ آپ کے والد ماجد ۱۳۲۷ھ میں مع متعلقین تکمیل علوم کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے. آپ کی عمر ۹/برس کی تھی جب ۱۳۳۲ھ میں آپ کے والد گرامی ہندوستان واپس آئے. اس وقت تک آپ کی صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں ختم ہو چکی تھیں. لکھنؤ واپس آ کر آپ کے والد صاحب طاب ثراہ نے آپ کی تعلیم اپنے ذمے رکھی. والد کی علالت کے زمانے میں آپ کے

	برادر معظم مولانا سید محمد عرف میرن صاحب آپ کو پڑھاتے تھے۔
وفات	آپ نے یکم شوال روز عید الفطر ۱۴۰۸ھ/۱۸ مئی ۱۹۸۸ء کو لکھنؤ میں رحلت فرمائی۔ اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔
علمی صلاحیت	آپ بے پناہ علمی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ ایک ہی وقت میں دو مدرسوں: مدرسہ ناظمیہ اور سلطان المدارس میں پڑھتے تھے اور آپ نے مدرسہ ناظمیہ کے "فاضل" اور سلطان المدارس کے "سند الافاضل" کا ایک ہی ساتھ امتحان دیا۔ پھر دوسرے سال دونوں درجوں کے ضمیموں کا اور تیسرے سال "ممتاز الافاضل" اور "صدر الافاضل" کا ایک ساتھ ہی امتحان دیا۔ طالب علمی میں ہی سرفراز لکھنؤ، الواعظ لکھنؤ اور شیعہ لاہور میں آپ کے علمی مضامین شائع ہونے لگے تھے۔ ۳۔ ۴ کتابیں بھی عربی اور اردو میں اسی زمانے میں شائع ہوئیں۔ تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ کچھ عرصے تک بحثیت مدرس ناظمیہ میں بھی معقولات کی تدریس کی اس دور کے شاگردوں میں مولانا محمد بشیر صاحب فاتح ٹیکسلا۔ علامہ سید مجتبی حسن صاحب کاموں پوری اور جناب حیات اللہ انصاری شامل تھے۔ عربی ادب میں آپ کی مہارت اور فی البدیہ قصائد و مراثی لکھنے کے اسی دور میں بہت سے مظاہرے ہوئے اور عربی شعر و ادب میں آپ کے اقتدار کو شام، مصر اور عراق کے علماء نے قبول کیا۔ اسی مہارت کو قبول کرتے ہوئے علامہ امینی نے آپ کے قصائد کے مجموعے میں سے حضرت ابو طالب کی شان میں آپ کے قصیدے کو (الغدیر) میں شامل کیا (1) اور آغائے بزرگ تہرانی طاب ثراہ نے شیخ طوسی کے حالات کو آپ ہی کے لکھے ہوئے مرثیے پر ختم کیا ہے۔ اسی طرح آپ کی مزید علمی صلاحیتوں کا مشاہدہ عراق میں حصول علم کے ان ایام کی تالیفات سے کیا جاسکتا ہے جہاں آپ نے سب سے پہلے "وہابیت" کے خلاف ایک کتاب تصنیف کی جو بعد میں "کشف النقاب عن عقائد ابن عبدالوہاب" (2) کے نام سے شائع ہوئی۔ عراق و ایران کے مشہور اہل علم نے اس کتاب کو ایک شاہکار قرار دیا۔ دوسری کتاب "اقالۃ العاثر فی اقامۃ الشعائر" (3) حضرت امام حسین کی عزاداری کے جواز میں اور تیسری کتاب "السیف الماضی علی عقائد الاباضی" (4) کے نام سے چار سو صفحات پر مشتمل کتاب خوارج کے رد میں لکھی۔
اساتذہ	لکھنو میں جن حضرات سے آپ نے علم حاصل کیا: **ان کے والد بزرگوار ممتاز العلماء ابو الحسن منن صاحب** **مولانا سید محمد عرف میرن صاحب**

نجم الملۃ

جناب باقر العلوم

سفر عراق اور حصول علم

سید العلماء اپنی زندگی میں دو مرتبہ عراق تشریف لے گئے. پہلی مرتبہ اپنے والد محترم کے ساتھ گئے اور دوسری مرتبہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۷ء میں تکمیل علم کے لئے عراق تشریف لے گئے. آپ نے عراق میں صرف پانچ سال کا عرصہ گزارا. ان پانچ برسوں میں آپ نے فقہ واصول میں وہ ملکہ پیدا کیا کہ اس دور میں آپ کی علمی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اس زمانے کے ۱۳/ مجتہدین یعنی "آیۃ اللہ اصفہانی"، "آیۃ اللہ نائینی" اور "آیۃ اللہ سید ضیاء الدین عراقی" نے آپ کو واضح الفاظ میں اجتہاد کے اجازے دے کر آپ کی علمی صلاحیتوں کا اعتراف کیا. علم کلام اور دفاع مذہب میں آپ کی مہارت کا لوہا "سید محسن امین عاملی"، "شیخ جواد بلاغی"، "محمد حسین کاشف الغطاء" اور "سید عبد الحسین شرف الدین موسوی" نے مان لیا.

اجازۂ اجتہاد

درج ذیل شخصیات نے آپ کو اجازۂ اجتہاد سے نوازا:

آیۃ اللہ اصفہانی	آیۃ اللہ نائینی
آیۃ اللہ سید ضیاء الدین عراقی	آیت اللہ شیخ عبد الکریم یزدی حائریؒ (مؤسس حوزہ علمیہ قم)
آیت اللہ محمد حسین اصفہانیؒ	آیت اللہ ابراہیم معروف بہ میرزا آقائے شیرازیؒ
آیت شیخ ہادی کاشف الغطاءؒ	آیت اللہ میرزا علی یزدانیؒ
آیت اللہ شیخ محمد حسین تہرانیؒ	آیت اللہ شیخ کاظم شیرازیؒ
آیت اللہ میرزا ابوالحسن مشکینیؒ	آیت اللہ سید سبط حسن مجتہدؒ

سید العلماء بعنوان شیخ الاجازہ

اجازہ اول: آیت اللہ سید شہاب الدین مرعشی نجفیؒ

اجازہ دوم: آیت اللہ سید محمد رضا الحسینی الجلالی دامت برکاتہ

علمی خدمات

آپ کی علمی زندگی کو تین حصوں: خطابت، شاگرد پروری، تحریر میں تقسیم کیا جا سکتا ہے.

خطابت

سید العلماء کی خطابت کا ایک خاص رنگ تھا جو عبارت آرائی و سستی نکتہ آفرینی کے بجائے علم اور تحقیق پر مبنی تھا. اور ایک گھنٹہ کی مجلس میں حقائق کے کتنے دروازے وا ہو جاتے تھے ان کی تقریر اور تحریر میں بہت کم فرق ہوتا تھا. دوسری خاص بات ان کی تقریروں میں یہ تھی کہ کہ ہر مذہب وملت کا ماننے والا اسے اطمینان قلب کے ساتھ سن سکتا تھا. اور فیض یاب ہو سکتا تھا. کسی جملہ سے کسی کی دل آزاری کا خطرہ نہیں تھا

شاگرد پروری

لکھنو یونیورسٹی: عراق سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۳۲ء میں آپ لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ عربی سے وابستہ ہو گئے اور "**ستائیس برس**" تک طلباء کو فیض پہنچاتے رہے.

	علی گڑھ یونیورسٹی :۱۹۵۹ء میں علی گڑھ یونیورسٹی نے آپ کو شیعہ دینیات کے شعبے میں بحیثیت ریڈر مدعو کیا اور آپ علی گڑھ منتقل ہوگئے. پھر آپ شیعہ دینیات کے پروفیسر بنائے گئے. ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے علی گڑھ ہی میں سکونت اختیار کرلی. ۱۹۷۷ء میں لکھنؤ کے کچھ شرپسندوں نے آپ کے لکھنؤ کے مکان میں آگ لگادی. جس میں ہزاروں قیمتی کتابیں جل کر راکھ ہوگئیں. اس میں آپ کے عربی تصانیف کے غیر مطبوعہ مسودات بھی تلف ہوگئے جن کا انھیں آخر عمر تک صدمہ رہا.
تحریری خدمات	آپ نے جہاں ترویج دین کیلئے خطابت کو اختیار کیا وہاں اس کے ساتھ ساتھ اپنی علمی صلاحیتوں کو قرطاس و قلم کے حوالے بھی کیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ آپ اپنی زندگی میں تبلیغ دین کی نشر واشاعت کیلئے خطابت کی نسبت شعبہ تدریس اور تحریر کو زیادہ اہمیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ آپ کی کتب کی طویل فہرست کو دیکھ کر لگایا سکتا ہے. آپ نے اپنی مصروفیات کے باوجود خاص طور پر اردو زبان میں نہایت اہم کتب، رسائل اور مضامین کا ذخیرہ آنے والی نسلوں کیلئے صدقۂ جاریہ کے عنوان سے چھوڑا اور اس کے علاوہ عربی زبان میں بھی (5) عمدہ کتابیں تصنیف کیں. آپ کے قلم سے تحریر ہونے والی کتب، رسائل اور مضامین کی کل تعداد فہرست کتابچہ سید العلماء کے مطابق 350 بیان ہوئی ہے. ان میں سے تقریبا ۱۵۰ کتب **مرکز احیاء آثار بر صغیر (مآب)** کی دسترس میں ہیں، باقی کی تلاش جاری ہے اگر کسی مومن کے پاس کوئی کتاب ہو تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع فراہم کریں. اور تاریخ میں پہلی بار **مرکز احیاء آثار بر صغیر (مآب)** سید العلماء کی یہ کتب "**مجموعہ آثار سید العلماء**" کی صورت شائع کروانے جارہا ہے (**ان شاء اللہ**)

اردو تحریریں

علامہ سید علی نقی نقن اعلی اللہ مقامہ کی "اردو" کتب کی فہرست:

الف

آثار قدرت	**اسلام اور انسانیت**	**التوائے حج پر شرعی نقطہ نظر سے بحث**
اصول دین اور قرآن	**اسلام کی حکیمانہ زندگی**	**اسلام کی فکر حاضر میں موزونیت**
اسلام کا پیغام پس افتادہ اقوام کے نام	**اسلامی عقائد**	**امام رضاؑ**
امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	**اصول اور ارکان دین**	**امام منتظرؑ**
اسلام دین عمل ہے۔	**الدین القیم**	**امامت**
اسلامی کلچر کیا ہے؟	**اسوہ حسینیؑ**	**انصار حسینؑ**
اسلامی نظریہ حکومت	**امام حسینؑ کی شہادت اور دستور اسلامی کی حفاظت**	**ایمان بالغیب**
اسلامی تمدن	**اسیری اہل حرم**	**اسلام کا نظریہ حکومت**

ابو الائمہ کے تعلیمات	اثبات پردہ	اسلامی قانون وراثت
اگر واقعہ کربلا نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟	اشک ماتم	
استقامت علی الحق کا معیاری نمونہ	اتحاد بین المسلمین (درمندوں کی آوازیں)	

ب	
بنی امیہ کی عداوت اسلام کی مختصر تاریخ	بین الاقوامی شہید اعظم حسین بن علیؑ

پانچویں امامؑ	پیغام حسینؑ بہ عالم انسانیت (فارسی)

ت

توحید	تقیہ	تاریخ شیعہ کا مختصر خاکہ	تاریخ تدوین حدیث
تحقیق اذان	تحفۃ العوام مطابق فتوائے سید العلماء		تاجدار کعبہ
تراجم قرآن پاک بزبان اردو (سولہ حصے)	ترجمہ سید علی نقی بقلمہ (ھماں ص ۱۱۷و ۳۹۳)		تذکرہ حفاظ شیعہ (دو جلدیں)
تاریخ اسلام (چار جلدوں میں)	تاریخ اسلام میں واقعہ کربلا کی اہمیت		تحریف قرآن کی حقیقت
	تعزیہ داری کی مخالفت کا اصل راز		تقریرات بحث آیۃ اللہ
تجارت اور اسلام	تفسیر قرآن فصل الخطاب، (سات جلدوں میں)		نائینی فی الاصول

ث		
ثنائے پروردگار (از کلام امیر المومنینؑ)		
ج		
جبر واختیار	جہاد	جناب رضوان مآب
جناب غفران مآب	جناب جنت مآب	جہاد مختار
جواب رسالۃ الی صاحب ھذہ المجموعۃ من صدیقہ العلامۃ الحجۃ السید علی نقی النقوی اللکھنوی (مکتبۃ بحر العلوم ۲۸۹)		
ح		
حیات قومی	حقیقت اسلام	حقیقت صبر
حجج وبینات	حسن مجتبیٰؑ	حسن عسکریؑ
حج	حجج ومعاذیر (عربی واردو)	حدیث حوض

حیات جاوداں	حیات جاوداں	حسینؑ اور قرآن
حسینؑ اور اسلام	حضرت علیؑ کی شخصیت علم واعتقاد کی منزل میں	حسینؑ حسینؑ ایک تعارف
حسینؑ اور ان کا پیغام	حسینی اقدام کا پہلا قدم	حسین کا پیغام عالم انسانیت کے نام
	خ	
خدا پرستی اور مادیت کی جنگ	ختم نبوت	خمس
خدا کا ثبوت	خدا اور مذہب	خدا کی معرفت
خلافت اور امامت (چھ حصے)	خطبات کربلا	خطبات سید العلماءؒ
خلافت یزید کے متعلق آزاد رائیں	حضرت خدیجۃ الکبری	
	د	
دو اسلام پر ایک نظر	دسویں امامؑ	دنیا آخرت کی کھیتی ہے
دیں پناہ است حسینؑ	دعای سمات	
	ذ	
ذات وصفات	ذاکری کی کتاب (چار حصے)	ذوالجناح
	ر	
رہنمائے ذاکری (چار حصے)	رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ فصاحت اور کلام
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص انفرادیت	ردوہابیت	رہبر کامل
رہنمایان اسلام	روزہ	
	ز	
زندگی کا حکیمانہ تصور	زکوۃ	زندہ جاوید کا ماتم
زندہ سوالات		
	س	
سید سجادؑ	سفر نامہ عراق	سیدہ عالم سلام اللہ علیہا
سر ابراہیمؑ واسماعیلؑ	سرور شہیداں	سفر نامہ حج
سجدہ گاہ	سامان عزا	
	ش	

شہادت کبری (تبصرہ)	شادی خانہ آبادی	شہید انسانیت
شیعیت کا تعارف	شہید کربلا	شجاعت کے مثالی کارنامے
شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ	شہید کربلا کا سال بہ سال ماتم	شہادت زار کربلا
شب شہادت	شہدائے کربلا (تین حصے)	شہادت حسینؑ کے اسباب
شہید کربلا کی خاندانی خصوصیات	شہید کربلا کی یادگار کا آزاد ہندوستان سے مطالبہ	
	ص	
صنائع کردگار	صلح اور جنگ (عقل و فطرت کی روشنی میں)	
صادق آل محمدؑ	صدیقہ صغری	صحیفہ سجادیہ کی عظمت
	ض	
	ضرورت مذہب	
	ع	
عبادات اور طریق عبادات	عید غدیر	عظمت حسینؑ
عالمی مشکلات کا حل	عدل	عزائے مظلوم
عزائے حسینؑ کی اہمیت	عدم تشدد اور اسلام	عزائے حسینؑ پر تاریخی تبصرہ
عورت اور اسلام	عشرہ محرم اور مسلمانان پاکستان	
	ف	
فضائل جناب امیر المومنینؑ کی خصوصیات		فریاد مسلمانان عالم
فتاوائے سید العلماء (یہ ضخیم کتاب سعودی کسٹم پر ضبط ہو گئی)		فلسفہ گریہ
	ق	
قرآن مجید کے انداز گفتگو میں معیار	تہذیب و رواداری	قتیل العبرۃ
قرآن اور نظام حکومت	قرآن کے بین الاقوامی ارشادات	قانون وراثت
	قاتلان حسینؑ کا مذہب	
	ک	
کتاب شہید اعظم پر تبصرہ	کتاب مسئلہ حیات النبی	کتاب نبوت
کربلا کی یادگار پیاس	کربلا کا تاریخی واقعہ مختصر یا طوالانی	
	گ	

گیارہویں امامؑ		
ل		
لارڈ رسل کے ملحدانہ خیالات کی رد		لاتفسدوا فی الارض
م		
مذہب شیعہ اور تبلیغ	مسلمانوں کی حقیقی اکثریت (واقعہ کربلا کا ایک خاص پہلو)	
مقتل ابومخنف کا تحقیقی جائزہ	مباہلہ	مقدمہ مختصر برائے ترجمہ وحواشی قرآن
مقدمہ تفسیر قرآن	محاربہ کربلا	مسلم پرسنل لاء ناقابل تبدیل
متعہ اور اسلام	مقالات سید العلماء (دو حصے)	مقدمہ نہج البلاغہ
مجموعہ تقاریر (پانچ حصے)	مسائل ودلائل	مذہب کی ضرورت
مادیت کا علمی جائزہ	مذہب اور عقل	مذہب شیعہ ایک نظر میں
مذہب باب وبہاء (دو جلدیں)	معراج انسانیت	معاد
معرکہ کربلا	موسی کاظمؑ	مقصود کعبہ
مولود کعبہ	مطلوب کعبہ	مجسمہ انسانیت
مجاہدہ کربلا	مظلوم کربلا	مقصد حسینؑ
مسلمانوں کی نقلی اکثریت	معصوم شہزادی	مراکز مہم علمی شیعہ
ن		
نہج البلاغہ کا استناد	نوروز وغدیر	نماز
نظام ازدواج	نظام زندگی (چار حصے)	نظام تمدن اور اسلام
نویں امامؑ	نفس مطمئنہ	
و		
وجیزۃ الاحکام (عملیہ)	وعدہ جنت	واقعہ وفات رسول
وجود حجت		
ہ		
ہمارے رسوم وقیود	ہلاکت اور شہادت	
ی		

یاد اور یادگار	یزید اور جنگ قسطنطنیہ	

عربی تحریریں
علامہ سید علی نقی نقن اعلی اللہ مقامہ کی عربی کتب کی فہرست:

آیة الله النائینی وموقفه العلمی بین پیغام حسین علیہ السلام بعالم انسانیت(فارسی)	الطائفه(عربی)	اقالة العاثر فی اقامة الشعائر(عربی)
مسئلة فی الخیر والشر(عربی)	مشقت النذیر فی المسئلة التصویر(عربی)	متجمع التبشیر(عربی)
النجعة فی اثبات الرجعه(عربی)	مقدمه تفسیر القرآن (عربی)	المتحف العربی (عربی)
نجف ام طف	کشف النقاب عن عقائد ابن عبد الوہاب(عربی)	الکراس الثالث(مکتبة بحر العلوم ۲۰۰
الوضاعون للاحادیث فی مذمة علی علیه السلام ومن کان منحرفا عنه ومبغضا	وجیزة الاحکام (عملیه)	نقد الفرائد
نظرات بحاثه فی الاخبار الثلاثه(فهرست مکتبه العلامه السید محمد صادق بحر العلوم ص۱۰۸)	المتحف العربی من الادب العصری (عربی)	لمحات حول السفور والحجاب (عربی)
کتاب صدیقنا العلامة السید علی نقی النقوی اللکهنوی الذی کتبه لنا من الهند یعزینا فیه بوفاة ابن عمنا المرحوم السید علی وصدیقنا المیرزا محمد علی الاوردبادی وکانت وفاتهما متقاربة فی سنة ۱۳۸۰(۳۹)(مکتبة بحر العلوم ۲۸۲	البیت المعمور فی عمارة القبور(عربی)	الکلام علی الفقه الرضوی(عربی)
السید علی نقی النقوی الکهنوی (مکتبة بحر العلوم ۲۴۸	السید علی نقی النقوی الکهنوی نثرا (مکتبة	العقود الذهبیه فی السلسلة النسبیه (عربی اشعار)(ہماں

	بحر العلوم ۲۴۲	ص۱۱۷
شهادة بحق السيد النقوى من الشيخ راضى آل ياسين(۲۴)(مكتبة بحر العلوم ۲۰۶)	السيف الماضى عن عقائد الاباضى (عربى)(فهرست بحر العلوم ص۶۸)	الحجج والبينات (عربى)
تفسير قرآن (عربى)	تلخيص عماد الاسلام (عربى)	جواب رسالة الى صاحب هذه المجموعة من صديقه العلامة الحجة السيد على نقى النقوى اللكهنوى(مكتبة بحر العلوم ۲۸۹)
السبطان فى موقفهما(عربى)	زبدة الكلام او تلخص عماد الاسلام (عربى)	رسالة فى نيت الصوم (عربى)
رساله شريفه فى تراجم مشاهير علماء الهند (ايضاً؛ ص۱۱۵و۳۹۲)	رسالة السيد على نقى النقوى (۲۲)(مكتبة بحر العلوم ۲۰۶)	رسالة السيد على نقى الى الشيخ الاوردبادى(۱۱) (مكتبة بحر العلوم ۲۰۵)
رسالة السيد على نقى للشيخ الاوردبادى(مكتبة بحر العلوم ۲۰۳)	رسالة المولف سيد على نقى ۲۷ ذى القعده(مكتبة بحر العلوم ۲۰۳)	رسالة فى الاجتهاد والتقليد(عربى)
عدة رسائل للسيد محمد صادق بحر العلوم وفيها تواريخ لوفاة شيخهم الطهرانى (مكتبة بحر العلوم ۱۹۹)	رسالة الى السيد محمد صادق بحر العلوم (للسيد محمد تقى بحر العلوم) (مكتبة بحر العلوم ۱۹۹)	رسالة من ابن حسن نجفى(مكتبة بحر العلوم ۱۹۹)
روح الادب شرح الامامية العرب(عربى)	رسالة ابى عبد الله الحسين عليه السلام(عربى)	الرد القرآنيه على الكتاب المسيحية(عربى)
الراحل العظيم(عربى)	حواشى على المكاسب(عربى)	حواشى على الرسائل(عربى)
حول كتاب اعيان الشيعه(عربى)	حاشية الكفايه فى مباحث	حجج ومعاذير (عربى واردو)

	الفاظ للعلامة المیرزا ابو الحسن المشکینی (عربی)	جهاد مختار
حوالہ جات	الغدیر ج7 ص405 (2) معجم المؤلفین. عمر کحالہ ج10 ص270؛ علی فی الکتاب والسنۃ. حاج حسین شاکری ج5 ص229. (3) الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، بزرگ تہرانی. ج2 ص263؛ معجم المطبوعات النجفیہ، محمد ہادی امینی ص88. (4) الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، بزرگ تہرانی، ج12 ص288 ش1938. (5) خورشید خاور تذکرہ علماء ہند و پاک ص263. 268 (6) مجلّہ شش ماہی آب شمارہ1 (7) مجلّہ شش ماہی آب شمارہ1	